سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 4 ایس سی آر

ریاست راجستھان اور دیگر

بنام

شریمتی امر جیت کور اور دیگران

12 دسمبر، 2002

[سید شاہ محمد قادری اور اریجیت پسیات، جسٹسز]

راجستھان (زرعی زمینوں پر حد نفاذ مقرر کرنے کا) ایکٹ، 1973؛

دفعات 2(q) اور 15(2)- جواب دہندگان- مستقل قبضہ دہندہ گان کی زمین راجستھان کرایہ داری ایکٹ، 1955 کے تحت طے کی گئی تھی اور وہ اضافی زمین کے قبضے میں نہیں پائے گئے۔ بعد میں، 1973 کے ایکٹ کے نافذ ہونے پر، مستقل قبضہ دہندہ کو اضافی زمین کے قبضے میں پایا گیا۔ ڈپٹی سیکرٹری نے، 1973 کے ایکٹ کی دفعہ 15(2) کے تحت، 1955 کے ایکٹ کے تحت پاس ہونے والے حکم کو دوبارہ کھولا اور ایڈیشنل کلیکٹر کو سقف رقبہ طے کرنے کا حکم دیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ 1973 کے ایکٹ کے دفعات کا اثر یہ ہے کہ جب اس ایکٹ کے تحت طے کردہ سقف رقبہ 1955 کے ایکٹ کے تحت طے کردہ سقف رقبہ سے زیادہ ہو، تو کم رقبہ ہی کسی شخص پر لاگو ہوگا۔ 1973 کا ایکٹ ریاست کو فائدہ پہنچاتا ہے، چاہے 1955 کے ایکٹ یا 1973 کے ایکٹ کے تحت طے کردہ سقف رقبہ کی مقدار کچھ بھی ہو۔ یہاں تک کہ اگر 1955 کے ایکٹ کے تحت طے کردہ رقبہ 1973 کے ایکٹ کے تحت طے کردہ رقبہ سے زیادہ ہو، تو صرف ریاست کو فائدہ ہوگا۔ اس لیے پرانے مقدمات کو دوبارہ کھولنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ زمینداروں کی اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

ریاست راجستھان بنام پرتھوی سنگھ، (1986) آر۔ایل۔آر۔ 32؛ سمیترا کور بنام مجاز افسر (ایس ڈی او) اور دیگران، (1977) 27 آئی ایل آر 995 اور بنسی دھر بنام ریاست راجستھان، [1989] 2 ایس سی سی 557، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ : 1994 کی دیوانی اپیل نمبر 1520-22۔

1986 کی ڈی بی دیوانی تحریری عرضی نمبر 1029، 1986 کی 1054 اور 1986 کی 1056 میں راجستھان عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

1993 کی توہین عدالت کی درخواست (سی) نمبر 220۔

اپیل کنندگان کے لیے محترمہ سندھیا گوسوامی۔

توہین کرنے والے کے لیے کے آر ساپر بھو (این/پی)۔

جواب دہندگان کی طرف سے کے آر گپتا، آر سی گبریلے اور دنیش شرما۔

عدالت کا مندرجہ ذیل فیصلہ دیا گیا :

سی اے نمبرات 1520-22 آف : 1994

ریاست راجستھان 9 مارچ 1987 کو 1986 دیوانی تحریری عرضی نمبر 1029، 1054 اور 1956 میں جے پور میں راجستھان عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے مشترکہ حکم کے خلاف اپیل کر رہی ہے۔

حقائق، جہاں تک وہ ہمارے مقصد کے لیے متعلقہ ہیں، یہاں مختصر طور پر نوٹ کیے جاسکتے ہیں۔

جواب دہندگان راجستھان کرایہ داری ایکٹ، 1955 (مختصر طور پر' 1955 ایکٹ') کی دفعات کے تحت زمیندار ہیں۔ جواب دہندگان کے انعقاد کا تعین سب ڈویژنل آفیسر، باران نے 14 جنوری 1971 کو کیا تھا۔ یہ پایا گیا کہ جواب دہندگان کے پاس اضافی زمین نہیں تھی۔ اس کے باوجود، راجستھان (زرعی زمینوں پر حد نفاذ مقرر کرنے کا) ایکٹ، 1973 (مختصر طور پر، 1973 ایکٹ') یکم جنوری 1973 کو نافذ ہوا۔ جواب دہندگان کے زیر قبضہ زمینوں کو 1973 کے ایکٹ کے تحت دوبارہ تحقیقات کا نشانہ بنایا گیا اور 28 فروری 1976 بحکم نامے کے ذریعے مجاز افسر نے فیصلہ کیا کہ جواب دہندگان کے پاس اضافی زمین ہے۔ مدعاعلیہان نے ایڈیشنل کلکٹر، کوٹا- ایکٹ کے تحت اپیلٹ اتھارٹی- کے سامنے اپیل دائر کی جس نے معاملہ مجاز افسر کے پاس بھیج دیا۔ مجاز افسر، مزید تفتیش کے بعد، اسی نتیجے پر پہنچا جو 28 فروری 1976 کو منظور کیے گئے اس کے حکم میں ظاہر ہوا۔ یہ معاملہ دوبارہ ایڈیشنل کلکٹر، کوٹا کو اپیل میں لیا گیا، جس نے 4 اپریل 1985 کے اپنے حکم کے ذریعے 1973 کے ایکٹ کے تحت نئے سرے سے غور کے لیے کیس کو دوبارہ مجاز افسر کے پاس بھیج دیا۔ جب معاملہ اسسٹنٹ کلکٹر کے سامنے زیر التوا تھا، 1973 کے ایکٹ کی دفعہ 15 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، حکومت راجستھان کے ڈپٹی سکریٹری نے 14 جنوری 1971 کو 1955 کے ایکٹ کے تحت سب ڈویژنل آفیسر، باران کے ذریعے منظور کردہ حکم کو دوبارہ کھول دیا اور ایڈیشنل کلکٹر، کوٹا کو ہدایت کی کہ وہ اس معاملے کی تحقیقات کریں اور جواب دہندگان کی حد کا تعین کریں۔ اس کے مطابق ایڈیشنل کلکٹر نے 5 نومبر 1979 بحکم نامے کے ذریعے پایا کہ جواب دہندگان کے زیر قبضہ اراضی حد سے زیادہ تھی۔ اس حکم کے خلاف، مجلس مال میں ناکام اپیلیں کی گئیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جواب دہندگان کی طرف سے مجلس مال کے سامنے نظرثانی کی درخواست بھی دائر کی گئی تھی لیکن اس کے نتیجے میں اسے بھی برخاست کر دیا گیا۔ اس سے ناراض ہو کر، مدعاعلیہان نے راجستھان عدالت عالیہ کے سامنے تین رٹ درخواستیں دائر کیں۔ عدالت عالیہ نے چیلنج کے تحت حکم کے ذریعے ڈپٹی سکریٹری، ایڈیشنل کلکٹر اور مجلس مال کے احکامات کو کالعدم قرار دے دیا کیونکہ وہ 1973 کے ایکٹ کی دفعہ 15(2) کے تحت کارروائی کو دوبارہ کھولنے سے متعلق ہیں اور اس کے نتیجے میں احکامات اور مزید مشاہدہ کیا کہ واپسی کے حکم کے مطابق اسسٹنٹ کلکٹر، شاہباد کے سامنے کارروائی جاری رہے گی اور وہ حکم میں کیے گئے مشاہدات کے مطابق چھت کے علاقے کا فیصلہ کرنے کے لیے آزاد ہوگا۔ مذکورہ حکم سے ناراض ہو

کر ریاست ہمارے سامنے اپیل کر رہی ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1973 کے ایکٹ کی دفعہ 2، جو اس میں استعمال ہونے والے مختلف تاثرات کی وضاحت کرتی ہے، اس کی شق (q) میں فراہم کرتی ہے کہ راجستھان کرایہ داری ایکٹ، 1955 اور راجستھان حصول اراضی ایکٹ، 1956 میں بیان کردہ الفاظ اور تاثرات، جہاں بھی 1973 کے ایکٹ میں استعمال ہوں گے، ان کا مطلب مذکورہ قوانین کے ذریعے انہیں تفویض کردہ معنی ہونا چاہیے۔ مزید برآں، دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کی دوسری شق یہ فقرہ کرتی ہے کہ اگر اس دفعہ کے مطابق کسی شخص یا کنبہ پر لاگو حد کا رقبہ دفعہ 40 کے ذریعے منسوخ کردہ قانون کی دفعات کے مطابق مذکورہ شخص یا کنبہ پر لاگو حد کے رقبے سے تجاوز کرتا ہے، تو اس صورت میں ایسے شخص یا کنبہ پر لاگو حد کا رقبہ وہی ہوگا جو مذکورہ منسوخ شدہ قانون کی دفعات کے تحت طے کیا گیا تھا۔ 1973 کے ایکٹ کی دفعات کا اثر یہ ہے کہ جہاں 1973 کے ایکٹ کے تحت طے شدہ بالائی حدود کا رقبہ 1955 کے ایکٹ کے تحت طے شدہ بالائی حدود کے رقبے سے زیادہ ہے، تو یہ کم رقبہ ہوگا جو کسی شخص پر لاگو ہوگا۔ 1973 کا ایکٹ 1955 کے ایکٹ یا 1973 کے ایکٹ کے تحت طے شدہ حد کے رقبے کی حد سے قطع نظر ریاست کو ایک فائدہ مند پوزیشن میں رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر 1955 کے ایکٹ کے تحت طے شدہ رقبہ 1973 کے ایکٹ کے تحت طے شدہ رقبے سے زائد ہے تو صرف ریاست کو ہی فائدہ ملے گا۔

عدالت عالیہ کے سامنے پیش ہونے والے فاضل سرکاری وکیل نے ریاست راجستھان بنام پرتھوی سنگھ، (1986) آر ایل آر 32 میں عدالت عالیہ کے فیصلے پر بھروسہ کیا اور عدالت عالیہ نے عرض کو قبول کیا اور مندرجہ ذیل ہدایت دی :

"تاہم، یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسٹنٹ کلکٹر، شاہ آباد کے سامنے جاری رہنے والی کارروائی میں، اسٹنٹ کلکٹر اوپر کیے گئے مشاہدات کے ساتھ ساتھ پرتھوی سنگھ کے معاملے میں مذکور اصولوں کے مطابق بالائی حدود کے معاملے کا فیصلہ کرنے کے لیے آزاد ہوگا۔

ان وجوہات کی بناء پر، پرانی کارروائی کو دوبارہ کھولنے سے کوئی مفید مقصد پورا نہیں ہوگا، خاص طور پر اس حقیقت کے پیش نظر کہ 1973 کے ایکٹ کے تحت علاقے کا تعین اگر زائد پایا جائے تو بھی اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہے اور اس سے جواب دہندگان کو فائدہ نہیں ہوگا۔

اپیل کنندگان کے فاضل وکیل نے سنیترا کور بنام مجاز افسر (ایس ڈی او) اور دیگران (1977) 27 آئی ایل آر 995 میں راجستھان کی عدالت عالیہ کے فیصلے اور بنسی دھر بنام ریاست راجستھان، [1989] 2 ایس سی سی 557 میں اس عدالت کے آئینی بنچ کے فیصلے پر انحصار کیا، اس دلیل کی حمایت میں کہ 1955 کے ایکٹ کے ساتھ ساتھ 1973 کے ایکٹ کے تحت متوازی کارروائی بیک وقت جاری رہ سکتی ہے۔ ہمیں دانشور وکیل کی طرف سے زور دی گئی تجویز کے لیے مذکورہ فیصلوں سے کوئی حمایت نہیں ملتی ہے۔

معاملے کے اس نقطہ نظر میں، ہمیں اپیلوں میں کوئی میرٹ نہیں ملتا ہے۔ انہیں برطرف کر دیا جاتا ہے۔

معاملے کے حقائق اور حالات کے حوالے سے، ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیتے۔

توہین عدالت کی درخواست (سی) نمبر۔220 / 1993 :

توہین عدالت کی درخواست خارج کر دی جاتی ہے۔

آر۔ پی۔

اپیل/عرضی خارج کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2025.06.04 15:45
I am the author of this document